دو خطرناک بھیڑئیے

27-October-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

27 اکتوبر، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دو خطرناک بھیڑیئے

(مال و عزّت کی محبت کے نقصانات)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...حُبِّ مال وحُبِّ جاہ دِل میں نفاق پیدا کرتے ہیں
- ...مال کی محبّت نے مُنَافِق بنادیا (عبرتناک واقعہ)
- ...مال کی محبّت نے کفر تک پہنچادیا
- ... قبر کا ساتھی کون...؟
- ... آخرت کس کے لئے ہے...!!

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔[1]

عجب کرم ہے کہ خود مُجْرِموں کے حامی | گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی | یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں[2]

وضاحت: یہ کیسا نرالا کرم ہے کہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزِ قیامت اپنے گنہگار اُمّتیوں کی بخشش کروانے خود تشریف لائیں گے، ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے دُنیا میں ایک کاغذ پر درود لکھا ہو گا، سرورِ عالَم نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا لکھا ہوا یہ درودِ پاک اس کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھ دیں گے، جس کی برکت سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا اور اس گنہگار کو بخش دیا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم اَوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔

2 ... سامانِ بخشش، صفحہ: 93-94 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، رَبِّ کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ ایمان ایک نُور ہے، جو بندے کے دِل میں رکھا جاتا ہے، پھر اس نُور کی روشنی، اس کی چمک دَمک بندے کے اَعْضا (مثلاً ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھ وغیرہ) میں، اُس کے اَفْعَال میں، کردار میں، اَخلاق میں نظر آتی ہے، بہت ساری ایسی چیزیں ہیں، جو دِل میں موجود نُورِ ایمان کو مَدَّھم کر دیتی ہیں، بندے کے دِل میں نُورِ ایمان موجود تو ہوتا ہے، دیکھنے والے اسے مسلمان ہی کہتے ہیں، بندہ خُود بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہے، اللہ پاک، اس کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں اور قیامت وغیرہ کو مانتا بھی ہے، ان پر ایمان بھی رکھتا ہے مگر اُس کے دِل میں نُورِ ایمان اتنا مَدَّھم ہو جاتا ہے کہ اس نُور کی روشنی، اس کی چمک دَمک بندے کے اَعْضا (Organs) سے، اس کے اَفْعَال سے، اَخلاق و کردار سے ظاہِر نہیں ہو رہی ہوتی، بندہ ہوتا مسلمان ہی ہے مگر اس کے کام مسلمانوں والے نہیں

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

ہوتے، اس کا نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، نیکیوں کی لذّت کم اور گُناہوں کی لذّت بڑھ جاتی ہے، آخرت پر ایمان ہونے کے باوجُود بندہ آخرت کو بھُول جاتا ہے، قَبْریں دیکھ کر بھی اسے عبرت نہیں آتی، غرض؛ دِل میں نُورِ اِیْمان مَدَّھم ہو جائے تو ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے | مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اب وہ کون سی چیزیں ہیں جو دِل میں نُورِ ایمان کو مَدَّھم کرتی ہیں؟ آیئے! اُن میں سے 2 بہت ہی خطرناک (**Dangerous**) اور انتہائی نقصان دہ چیزوں کے متعلق ایک سبق آموز حدیثِ پاک سُنتے ہیں:

دو خطرناک بھیڑیئے...!!

چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ تَأْتِيَانِ فِيْ غَنَمٍ غَابَ رِعَاءُهَا بِأَفْسَدَ لِلنَّاسِ مِنْ حُبِّ الشَّرَفِ وَ الْمَالِ لِدِيْنِ الْمُؤْمِنِ [1]

اس حدیثِ پاک کا خُلاصہ یہ ہے کہ مثال کے طَور پر بکریوں کا ایک ریوڑ ہے، اُن کا رکھوالا یا چرواہا (**Shepherd**) کہیں چلا گیا ہے، بکریاں بالکل اکیلی، بے یار و مدد گار ہیں، ایسی صُورت میں 2 بھیڑیئے جو بھوکے بھی ہوں، انہیں سخت بھُوک لگی ہو، وہ اگر بکریوں کے اس رَیوَڑ پر حملہ کر دیں تو کتنی تباہی مچائیں گے؟ کھانے کو تو شاید ایک بھیڑیا ایک ہی بکری کو کھا سکے مگر بکریوں کا رکھوالا موجود نہیں ہے، بھیڑیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے، وہ بالکل بے خوف ہو کر بکریوں پر حملہ (**Attack**) کریں گے، نہ جانے کتنی بکریوں کو زخمی کر ڈالیں گے اور نہ جانے کتنی بکریوں کی جان لے لیں گے۔

---

1 ... مجموع رسائل ابن رجب حنبلی، جلد:1، صفحہ:63۔

غرض یہ بُھوکے بھیڑیئے! بکریوں کے رَیُوڑ کو جتنا نقصان پہنچائیں گے، جتنی تباہی مچائیں گے، مال اور جاہ(یعنی شرف وعزّت) کی محبت وہ خطرناک بھیڑیئے ہیں، جو اُن بھوکے بھیڑیوں سے بھی کہیں بڑھ کر انسان کے دِین میں تباہی مچا دیتے ہیں۔

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! ہمارے کریم آقا، رحیم آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی زبردست مثال(***Example***) دے کر ہمیں سمجھایا ہے کہ اے میرے غُلامو! اے اُمّتیو! مال کی محبّت اور جاہ وعزّت کی چاہت تمہارے دِین وایمان کے لئے انتہائی خطرناک ہیں، یہ تمہیں دُنیا و آخرت میں برباد کر کے رکھ دیں گی، لہٰذا اِن سے بچتے رہو...!!

آہ! دولت کی حفاظت میں تو سب ہیں کوشاں | حِفظِ ایماں کا تصوُّر ہی مِٹا جاتا ہے
یاد رکّھو! وُہی بے عقل ہے اَحمق ہے جو | کثرتِ مال کی چاہت میں مرا جاتا ہے
اپنی الفت کا مجھے جام پلا دو ساقی | قلب دنیا کی محبت میں پھنسا جاتا ہے [1]

حُبِّ مال و حُبِّ جاہ دِل میں نفاق پیدا کرتے ہیں

ایک حدیثِ پاک میں ہے: مال کی محبّت اور جاہ وعزّت کی چاہت دِل میں ایسے نِفاق پیدا کرتے ہیں، جیسے پانی سبزی(***Vegetable***) اُگاتا ہے۔[2]

تِرا غم ہی چاہے عطّارؔ اِسی میں رہے گرِفتار | غمِ مال سے بچانا مَدنی مدینے والے [3]

اللہ پاک ہمیں حُبِّ جاہ و حُبِّ مال کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ آمین بِجاہِ خَاتَمِ

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ:432۔
2 ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد المائتین، جلد:2، صفحہ:44۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:429۔

النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی مَحَبّت کے نقصانات کا بیان

عُلَما فرماتے ہیں: محبتِ مال کی 2 صُورتیں ہیں:

محبتِ مال کی پہلی صُورت: بُرا لالچ

ایک صُورت یہ ہے کہ آدمی کے دِل میں مال کی بہت محبّت ہو، بندہ چاہتا ہو کہ مَیں راتوں رات امیر ہو جاؤں، میری فیکٹریاں (Factories) ہوں، کوٹھی، بنگلہ ہو، بینک بیلنس (Bank Balance) ہو، بڑی بڑی گاڑیاں ہوں مگر مال کی اس بُری محبّت کی وجہ سے آدمی حرام کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے، مثلاً اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے رِشْوَت کا لَین دَین نہ کرے، سُود کی طرف نہ بڑھے، چوری چکاری نہ کرے، ناپ تول میں ڈنڈی نہ مارے، دوسروں کو دھوکہ نہ دے۔

غرض؛ آدمی کے دِل میں مال کی محبّت تو ہے مگر حرام پر اُبھارنے والی محبّت نہیں ہے، اسے **حِرْص کہتے ہیں۔** یہ بھی بہت نقصان دِہ چیز ہے...!!

مال کی محبت نے منافق بنادیا (عبرتناک واقعہ)

اب ایک سبق آموز واقعہ آپ کو سناتا ہوں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری زِندگی مبارک کے زمانے میں ایک شخص تھا، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا کرتا تھا، اس نے کلمہ بھی پڑھا تھا، ایمان بھی قبول کیا تھا، امامُ الانبیا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی امامَت میں نمازیں بھی پڑھا کرتا تھا اور یہ اتنا پکّا نمازی پرہیزگار تھا

کہ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ **فرماتے ہیں:** یہ دِن رات (کااَکْثَر حِصَّہ) مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر رہتا تھا، یہاں تک کہ اس کا لقب حَمَّامَۃُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) ہو گیا تھا۔[1]

یہ شخص مُعَاشی لحاظ سے بہت غریب تھا، **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: اس شخص نے رسولِ کریم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے درخواست کی کہ میرے لئے مالدار ہونے کی دُعا فرمائیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کر سکے۔** دوبارہ پھر اس نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اس کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی، چنانچہ اللہ پاک نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینۂ منورہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی، چنانچہ وہ لالچی شخص بکریوں کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ حضورِ اکرم ، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا حال دریافت فرمایا؟ تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس پر افسوس...!!

پھر جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے بھیجے تو لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے، جب اس لالچی شخص سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا تو اس نے

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:75-76، جلد:10، صفحہ:482۔

کہا: یہ تو ٹیکس ہو گیا، جاؤ میں پہلے سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں واپس آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے کچھ عرض کرنے سے پہلے ہی 2 مرتبہ فرمایا: اس (لالچی شخص) پر افسوس...!! اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی[1]:

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ۝۷۵ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝۷۶

(پارہ:10، سورۂ توبہ:75-76)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے ہو جائیں گے، پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے۔

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے مال کی محبّت کا نقصان...!! سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس لالچی منافق کو سمجھایا کہ تھوڑا مال جس کا تم شکر ادا کر پاؤ، اس زیادہ مال سے بہتر ہے، جس کا تم سے شکر ادا نہ ہو سکے۔ مگر اسے کوئی بات سمجھ نہ آئی، اس نے دُنیوی مال کو پسند کیا، آہ! وہی شخص جو دِن رات کا اَکْثَر حِصَّہ مسجد میں گزارا کرتا تھا، جسے حَمَّامَةُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) کہا جاتا تھا، مال کی محبّت اس کے دِل پر چھا گئی، اس کے دِل سے نُورِ ایمان بجھ گیا اور اس کے دِل میں منافقت کی آگ بھڑک اُٹھی...!! اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ

ترجمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے انجام کے طور پر اس

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:75-76، جلد:4، صفحہ:186۔

يَلۡقَوۡنَهٗ (پارہ:10، سورۂ توبہ:77)	دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی جس دن وہ اس سے ملیں گے۔

یعنی مال کی محبّت کے سبب اس منافق نے کنجوسی کی، زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، اس نے وعدہ کیا تھا کہ رَبِّ کریم مجھے مال عطا فرمائے تو میں اس کے حقوق ادا کروں گا، اس نے وعدہ خِلافی کی، اللہ و رسول کے حکم سے مُنہ پھیرا تو اسے سزا ملی کہ اس کے دِل میں مُنَافقت گھر کر گئی۔[1]

منافقوں کا ایک بُرا طرزِ عَمَل

اس آیتِ کریمہ کے تحت **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: اس شخص کے طرزِ عمل (*Behavior*) کو سامنے رکھ کر ہم اپنے حالات پر غور کریں، ہم میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہوتا، غُربَت کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، وہ دُعائیں کرتے ہیں: اے اللہ پاک! ہمیں مال عطا فرما، ہم اس مال کے ذریعے نیک کام کریں گے، غریبوں کی مدد کریں گے، بے سہاروں کا سہارا بنیں گے۔ مگر افسوس! جب انہیں مال ملتا ہے، ان کی غُربت امیری میں تبدیل ہوتی ہے تو اللہ پاک سے کئے ہوئے سب وعدے بُھول جاتے ہیں، مال کے ذریعے غریبوں، بے سہاروں کی مدد کرنا تو دُور کی بات انہیں اچھی نظر سے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اس طرزِ عَمَل کو منافقوں کا انداز قرار دیتا ہے اور یقیناً یہ ایک سچے مسلمان کا کردار (*Character*) نہیں ہو سکتا۔[2] کاش! مال و دولت کی محبت کے بجائے ہمیں دولتِ عشقِ رسول نصیب ہو جائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:77، جلد:10، صفحہ:488 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:77، جلد:4، صفحہ:189 ملتقطاً۔

بَرَکَاتُہُمُ العالیہ بارگاہِ رسالت میں عَرض کرتے ہیں:

مُجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہیئے | شاہِ کوثر کی میٹھی نَظر چاہیئے
ذَوق بڑھتا رہے اَشک بہتے رہیں | مُضطرِب قلب اور چشمِ تر چاہیئے
بس مدینے میں دو گز زمیں دیجئے | اور نہ کچھ اے شہِ بحرو بر چاہیئے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی محبّت نے کفر تک پہنچا دیا

اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! مال کی محبّت ایمان کے لئے کس قَدَر نقصان دہ ہے۔مال کی محبّت جب دِل پر چھا جاتی ہے تو نُورِ ایمان کو مدّھم کر دیتی ہے، اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور میں ایک شخص تھا، جسے بَلْعَم بن باعُوراء کہتے ہیں، یہ اپنے وقت کا بہت بڑا عالِم تھا، رَبِّ کائنات نے اسے ایسا بلند رُتبہ عطا فرمایا تھا کہ زمین پر بیٹھ کر جب نگاہ اُٹھاتا تو لوحِ محفوظ کی تحریریں پڑھ لیا کرتا تھا، مستجابُ الدَّعوات بھی تھا یعنی اس کی دُعائیں قبول ہُوا کرتی تھیں۔

ایسا پائے کا ولیٔ کامِل...!! مگر افسوس! مال کی محبّت، مال کی حِرْص اور لالچ نے اسے تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا، اس کی قوم نے اسے کہا: اے بَلْعَم...!! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے بد دُعا کرو...!! بولا: وہ اللہ پاک کے نبی ہیں، میں ہر گز اُن کے لئے بد دُعا نہیں کر سکتا۔ اس قوم نے اسے مال و دولت کا لالچ دیا، آہ! مال و دولت کی چمک نے اس کی عقل ڈھانپ دی، بَلْعَم بن باعُوراء مال کی محبّت اور حِرْص ولالچ میں بہہ گیا، اس بد بخت نے حضرت موسیٰ

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 513۔

عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف بد دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے! خُدا کی قُدرت دیکھئے! بَلْعَم بن باعُوراء حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خِلاف بددُعا کرتا تھا مگر اس کی زبان سے اپنا ہی نام نکلتا تھا، بالآخر اس بدانجام پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا، اس کی زبان لٹک کر سینے تک آگئی اور آہ! صد کروڑ آہ...!! اپنے وقت کا بلند رُتبہ ولیٔ کامِل مال کی حِرص اور محبّت کی وجہ سے کُفر کی موت مر گیا۔ (1)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے	مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے	جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے	مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے	زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جائیداد نہ بناؤ! ورنہ دُنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں مال کی محبّت سے محفوظ فرمائے۔ ایمان کی مضبوطی اور اَخلاق و کردار کی دُرُستی اس میں ہے کہ بندہ ہر پَل موت، قبر اور آخرت کو یاد رکھے لیکن دُنیوی مال کا ایک انتہائی بُرا اَثَر یہ ہے کہ اس کی محبّت انسان کو غافِل کر دیتی ہے، محبّتِ مال کے سبب آدمی آخرت کو بُھول جاتا ہے، دُنیا اور اس کی محبّت دِل میں گھر کر جاتی ہے اور دُنیا کی محبّت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو گُناہوں اور بُرائیوں کے گہرے گڑھے میں دھکیل

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، صفحہ:117-118 خلاصۃً۔

دیتی ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَاتَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا یعنی (اے لوگو...!!) جائیداد (Property) نہ بناؤ! ورنہ دنیا کے ہو کر رہ جاؤ گے۔[1]

مال کو آگے بھیج دو...!!

حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہو گیا کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا (یعنی میرا دِل دُنیا کی طرف مائل ہے، مَیں اپنے دِل میں آخرت کی طرف مَیلان کم پاتا ہوں اور موت جو جنّت تک پہنچنے کا راستہ ہے، مجھے یہ موت پسند نہیں)۔ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اپنا مال (آخرت کے لئے صدقہ و خیرات کرکے) آگے بھیج دو! کیونکہ آدمی کا دِل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ اپنے مال کو آگے بھیج دے (یعنی صدقہ و خیرات کر دے) تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مال کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے رہنا چاہتا ہے۔[2]

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا | دے دل میں عشقِ مُحمّد مرے رچا یاربّ![3]

مال تو جمع کیا مگر...!!

ایک مرتبہ کسی نیک بزرگ کی خِدمت میں عرض کیا گیا: فُلاں شخص مال جمع کر رہا ہے۔ اللہ پاک کے نیک بندے نے بہت پیاری بات ارشاد فرمائی، فرمایا: وہ مال تو جمع کر رہا

---

1 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:557، حدیث:2328۔
2 ...الزہد لابن المبارک، جز:5، صفحہ:224، حدیث:634۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

ہے، کیا اس مال کو خرچ کرنے کے لئے دِن بھی جمع کر رہا ہے۔[1]

یہ ایک کھلی حقیقت (**Reality**) ہے، مال جب تک ہمارے پاس ہو، چاہے تجوریاں بھری ہوئی ہوں، ہم کروڑوں روپے کے مالِک ہوں، یہ مال ہمیں بالکل نفع نہیں پہنچا سکتا، مال کا فائدہ اُس وقت ہوتا ہے جب آدمی اسے خرچ کرتا ہے اور مال کو خرچ کرنے کے لئے وقت چاہیے، زِندگی چاہیے! سانسیں چل رہی ہوں، تب ہی آدمی مال سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے مگر معاملہ ایسا ہے کہ آدمی مال کے پیچھے بھاگتا ہے، روپیہ روپیہ کر کے مال جمع کرتا ہے، اس کی تجوری میں مال بڑھتا جاتا ہے، بینک بیلنس میں اِضَافہ ہوتا جاتا ہے لیکن آہ! اس کے ساتھ ساتھ زِندگی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اِدھر تجوری بھرتی ہے، اُدھر زِندگی ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

سیٹھ جی کو فِکْر تھی کہ اِک اِک کے دَس دَس کیجئے!
موت آ پہنچی کہ مسٹر جان واپس کیجئے!

اب 2 ہی کام ہوتے ہیں: (1): مال سے محبّت کرنے والا، مال کی حِرْص میں آخرت کو بھولنے والا خالی ہاتھ قبر میں اُتر جاتا ہے (2): اور اس کی جمع پونجی اس کے وارِث مزے سے اُڑاتے ہیں۔ آہ!

چہ چیزے بہ چہ چیزے رَفت

یعنی ہائے افسوس! کتنی قیمتی زِندگی، کتنے حقیر کام میں گزر گئی...!!

افسوس گھٹتی جا رہی ہے زِندگی پر مَیں | دبا ہی جاتا ہوں عِصیاں کے بار میں[1]

---

1 ... مجموع رسائل ابن رجب، جلد: 1، صفحہ: 65۔

مال کی طلب میں ایسے گم ہوئے کہ نماز کی تو فُرصَت ہی نہ ملی، دُنیا کمانے کی ایسی فِکْر تھی کہ تلاوتِ قرآن کا موقع ہی نہیں مِل پایا، ساری زندگی مال کمانے اور جمع کرنے میں گزر گئی، آہ! افسوس...!! آخرت کے لئے تو کچھ کیا ہی نہیں تھا، دُنیا بھی ہاتھ سے گئی، اب خالی ہاتھ قبر کے گھپ اندھیرے میں پڑے ہیں۔

اللہ! حُبِّ دنیا سے تُو مجھے بچانا | سائل ہوں یا خدا مَیں عشقِ محمدی کا
کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندَگی کا[2]

قبر کا ساتھی کون...؟

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انسان کے دوست 3 ہیں: (1): ایک وہ جو اس کی رُوح نکلنے تک اس کے ساتھ ہوتا ہے (2): دوسرا اس کی قبر تک ساتھ جاتا ہے اور (3): تیسرا میدانِ محشر تک ساتھ دیتا ہے۔ انسان کا وہ دوست جو اس کے مرنے تک ساتھ ہوتا ہے، وہ اس کا مال ہے اور انسان کا وہ دوست جو قبر تک جاتا ہے، وہ اس کے گھر والے ہیں اور انسان کا وہ باوفا دوست جو میدانِ محشر تک ساتھ جاتا ہے، وہ اس کا عَمَل ہے۔[3]

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 274۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 178 ملتقطاً۔
3 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، صفحہ: 1599، حدیث: 6514 بتغیر قلیل۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مال کی حِرْص اور محبّت سے بچنا ہی چاہئے، جتنا کمانا ضروری ہے، اتنا کمائیں، جتنا جمع کرنا ضروری ہے، اتنا جمع بھی کریں، البتہ اس کی محبت میں پڑ کر دِن رات بس مال کمانے اور جمع کرنے ہی کی فِکْر میں رہنا، مال کی محبّت کے سبب آخرت کو بُھول جانا، نیک اَعْمَال سے دُور جا پڑنا سراسر نادانی ہے۔ اللہ پاک ہمیں مال کی حِرْص سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

محبتِ مال کی دوسری صورت: شُحّ

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو تھی مال کی وہ محبّت جو آدمی کو حرام پر نہیں اُبھارتی، بندہ مال کا حریص تو ہوتا ہے، راتوں رات مالدار بننے کے خواب تو سجاتا ہے مگر اپنی ان خواہشات کی تکمیل کے لئے حرام ذرائع کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا، مال کی یہ والی محبّت بھی کس قدر نقصان دہ ہے کہ بعض دفعہ ایمان چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے، کبھی دِل میں نفاق پیدا کر دیتی ہے، آدمی کو آخرت بُھلا کر دُنیا کا مستانہ بنا کر غفلت کا شکار کر دیتی ہے۔

محبّتِ مال کی ایک اور صُورت بھی ہے، اسے شُحّ کہتے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (پارہ:28، سورۂ حشر:9)	ترجمۂ کنزُالایمان: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شُحّ کا مطلب ہے کہ بندہ مال کی محبّت میں اتنا آگے گزر جائے کہ اب اسے حلال حرام کی تمیز بھی نہ رہے، یعنی اس درجے پر آکر مال کی محبّت حِرْص کی بجائے ہَوَس میں بدل جاتی ہے، اب بندہ چاہتا ہے کہ بس مال آئے، اس کے لئے سُودی لَیْن دَین میں بھی

پڑتا ہے، رشوت بھی کھاتا ہے، ناپ تول میں ڈنڈی بھی مارتا ہے، دوسروں کو دھوکہ بھی دیتا ہے، غرض؛ اسے بس مال چاہیئے ہوتا ہے، حرام ذریعے سے آرہا ہے یا حلال ذریعے سے، اِس کی اُسے کوئی پروا نہیں رہتی۔ دِل میں مال کی محبّت اتنی زیادہ بڑھ جائے تو اسے شُحّ کہا جاتا ہے۔[1]

شُحّ سے بچو کہ اس نے پہلے والوں کو ہلاک کر دیا

صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) سے بچو! بے شک تم سے پہلے والوں کو اس نے ہلاک کر دیا۔ شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) نے انہیں رشتے توڑنے پر اُبھارا تو انہوں نے رشتے توڑے، اسی نے انہیں کنجوسی پر اُبھارا تو انہوں نے کنجوسی کی، مال کی اس انتہائی محبّت نے انہیں گُنَاہوں پر اُبھارا تو یہ گُنَاہوں کی دلدل میں جا گرے۔[2] مُسْلِم شریف کی روایت میں ہے: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) نے تم سے پہلوں کو قتل پر اُبھارا تو انہوں نے قتل کئے اور حرام کو حلال ٹھہرانے لگے۔[3]

شُحّ اور ایمان ایک دِل میں جمع نہیں ہوتے

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شُحّ (یعنی مال کی انتہائی محبّت) اور ایمان کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔[4]

1 ... مجموع رسائل ابن رجب حنبلی، جلد: 1، صفحہ: 69 بتغیر قلیل۔
2 ... مسند احمد، جلد: 3، صفحہ: 528، حدیث: 6643 ملتقطاً۔
3 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1000، حدیث: 2578۔
4 ... نسائی، کتاب الجہاد، صفحہ: 505، حدیث: 3108۔

مال جمع کرنے اور گِن گِن کر رکھنے والے کی مذمت

پارہ:30، سورۂ ھُمَزَہ، آیت:2تا9 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗۙ(۲) یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗۚ(۳) كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ٘ۖ(۴) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُؕ(۵) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُۙ(۶) الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـٕدَةِؕ(۷) اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌۙ(۸) فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۠(۹)

(پارہ:30، سورۂ ھُمَزَہ:2-9)

ترجمۂ کنزُالعرفان: جس نے مال جوڑا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا۔ ہر گز نہیں، وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

ان آیات کے تحت **تفسیر صراطُ الجنان** میں جو وضاحت کی گئی، اس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ وہ شخص جو حرام ذرائع سے مال جمع کرتا ہے، اپنے مال سے شرعی حقوق ادا نہیں کرتا، مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہوتا ہے کہ آخرت کو بُھول ہی جاتا ہے، ایسا شخص کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسے دُنیا میں ہمیشہ رہنا ہے، کیا اس کا مال اسے موت سے بچالے گا کہ اس کے بھروسے پر یہ مال کی محبّت میں مست رہتا ہے، نیک اَعْمال کی طرف مائِل نہیں ہوتا؟ نہیں... ایسا ہر گز نہیں ہوگا بلکہ وہ ضرور ضرور جہنّم کے چُورا چُورا کر دینے والے طبقے میں پھینکا جائے گا، جہاں آگ اس کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی اور تم کیا جانو کہ وہ چُورا چُورا کر دینے والی کیا ہے؟ وہ اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی، یہ آگ جسم کے ظاہری حِصّے کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر پہنچ کر دِل کو بھی جلا ڈالے گی،

بیشک مال کے ایسے حریصوں کو آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔[1]

الامان والحفیظ! الامان والحفیظ...!!

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے

مالداروں کی خوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
تُو گناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تری

کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر!
کر قناعت اِختیار اے بھائی تھوڑے رِزق پر[2]

پچھلی گفتگو کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! یہ محبّتِ مال کی 2 بنیادی صُورتیں ہیں؛**(1):** حِرص: یعنی بندہ مال کی محبّت میں گرفتار تو ہو مگر اس کے لئے حرام کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے **(2):** اور دوسری صُورت: شُحّ یعنی بندہ مال کی محبّت میں اتنا آگے بڑھ جائے کہ اسے حرام حلال کی پرواہی نہ رہے۔

محبّتِ مال کی یہ دونوں صُورتیں ایمان کے لئے سخت خطرناک ہیں، مال کی محبّت دِل میں نفاق پیدا کرتی ہے، مال کی محبّت خطرناک بھیڑیا ہے، یہ وہ خطرناک آگ ہے جو دِل پر چھا جائے تو ایمان کا نُور بجھا بھی سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں مال کی محبّت سے ہر دم بچتے رہنا چاہیے۔

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی!

تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے
مرے غوث کا واسطہ یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:30، سورۂ ھمزہ، تحت الآیۃ:2-9، جلد:10، صفحہ:825۔

2... وسائل بخشش، صفحہ:698۔

شرف وعِزَّت کی محبت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتدا میں حدیثِ پاک سُنی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 2 چیزوں کو دِیْن کے لئے سخت خطرناک بتایا، ان میں دوسری چیز ہے: حُبِّ جاہ یعنی عزّت وشہرت کی محبت۔

حُبِّ جاہ محبّتِ مال سے زیادہ خطرناک ہے

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: حُبِّ جاہ محبّتِ مال سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے، مال وہ چیز ہے، جس کے لئے آدمی دَرْ دَرْ کی ٹھوکریں کھاتا ہے، مال کے حُصُول کے لئے اپنا وقت، اپنی طاقت، گھر بار سے جُدائی سب کچھ برداشت کرلیتا ہے اور حُبِّ جاہ (یعنی شرف وعِزّت کی محبّت) ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے خُون پسینے کی کمائی بھی لگانی پڑے تو انسان بالکل جھجک محسوس نہیں کرتا بلکہ دُنیا کی جھوٹی اور بے فائدہ عزّت پانے کے لئے پانی کی طرح پیسہ بہا دیتا ہے۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو محض سَستی شہرت کی خاطِر بھٹکتے پھرتے ہیں، آج کل تو سوشل میڈیا (**Social Media**) کا دَوْر ہے، لوگ شہرت کی طلب میں اُوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے ہیں، فضول بلکہ گُناہوں بھری ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ (**Upload**) کرتے ہیں، سیلفی بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالنے اور مشہور (**Famous**) ہونے کے چکر میں ایسے ایسے خطرے مول لیتے ہیں کہ اللہ پاک کی پناہ...!!

سیلفی کے نقصانات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اپنے رسالے سیلفی کے 30 عبرتناک واقعات میں ایسے کئی واقعات لکھے ہیں،

مثلاً ❁ جاپان کا ایک شخص تاج محل (آگرہ،ہند) میں رائل گیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سیلفی لینے کی کوشش کر رہا تھا، اسی دوران سیڑھیوں سے گرا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ❁ رُوس کے 2نوجوانوں نے ایک بار دَستی بَم ہاتھ میں لیا اور اس کی پِن نکالتے ہوئے سیلفی لینی چاہی، اسی دوران بَم پھٹا اور دونوں موت کے گھاٹ اُتر گئے ❁ راولپنڈی (پاکستان) کا ایک لڑکا ریلوے ٹریک پر کھڑے ہو کر چلتی ٹرین کے ساتھ سیلفی لینے کی کوشش کررہا تھا، اسی دوران ٹرین سے ٹکرا گیا اور موقع پر ہی دَم توڑ گیا۔

ایسے اور بھی کئی عبرتناک واقعات ہیں ❁ سَفَرِ حج و عمرہ کے دوران بھی سیلفی کے شوقین اپنا شوق پُورا کرتے دکھائی دیتے ہیں ❁ حجرِ اَسْود کو بوسہ دیتے ہوئے ❁ سعی کے دوران ❁ طواف کرتے وقت ❁ یہاں تک کہ مدینۂ منورہ میں مواجہہ شریف(یعنی روضۂ مبارک کی دیوار جو چہرۂ انور کے سامنے ہے)اس کی بھی لوگ سیلفی بنا رہے ہوتے ہیں، ایسے بے باک بھی ہیں جو سیلفی کے شوق میں مواجہہ شریف کی طرف پیٹھ کر لیتے ہیں، آہ!کاش...!!**ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سَفَرِ حرمین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔**

بہر حال! شہرت کی خاطِر لوگ نہ جانے کیسے کیسے خطرے مول لیتے ہیں، مال خرچ کرتے ہیں اور نہ جانے کیسے کیسے پاپڑ بیلتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں شُہرت کی محبّت سے محفوظ فرمائے، یقین مانیئے! حُبِّ جاہ (یعنی شہرت و عزّت کی محبّت) سخت نقصان دہ ہے۔

آخرت کس کے لئے ہے...!!

پارہ:20، سورۂ قصص، آیت:83 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا | ترجَمہ کنزُالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے

يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ (پارہ:20،سورۂ قصص:83)	لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔

یعنی آخرت کا گھر جنّت اس کے لئے ہے جو دُنیا میں غلبہ اور بڑائی نہیں چاہتا، نہ گُناہ کر کے زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔[1] مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جو بندہ یہ چاہے کہ میرے جوتے کا تسمہ دوسروں کے تسمے سے اَفْضَل ہو، وہ بھی اس آیت کے حکم میں داخِل ہے۔[2]

اللہ اکبر! جوتے کا تسمہ تو دُور کی بات ہمارے ہاں تو ہر ہر بات میں مقابلہ کیا جاتا ہے، میرا جوتا ایسا ہو کہ لوگ دیکھ کر واہ واہ پُکاریں، میرے کپڑے اعلیٰ ہوں، میرے مکان جیسا مکان کسی کا نہ ہو، میری گاڑی جیسی گاڑی کسی کی نہ ہو، غرض؛ ہر چیز میں مقابلہ (**Competition**) کیا جاتا ہے اور اس مقابلے سے مقصُود کیا ہوتا ہے؟ حُبِّ جاہ، شہرت، عزّت کہ لوگ مجھے دیکھیں، میری چیزیں دیکھیں تو واہ واہ پُکاریں۔

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ہمارے آئیڈیل (**Ideal**) ہیں، ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں، ان کے بھی آپس میں مقابلے ہوتے تھے، یہ بھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن کن معاملات میں نفل روزوں میں، راہِ خدا میں خرچ کرنے میں، عبادات میں، جیسے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ غزوہ تبوک میں گھر کا آدھا مال خیرات کرنے کے لئے لائے تو مسلمانوں

---

1 ... حاشیہ صاوی علی تفسیر الجلالین، پارہ:20، سورۂ قصص، تحت الآیۃ:83، جلد:2، صفحہ:304۔
2 ... تفسیر در منثور، پارہ:20، سورۂ قصص، تحت الآیۃ:83، جلد:6، صفحہ:444۔

کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ گھر کا سارا سامان لے آئے۔[1] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں باپ بیٹے میں جہاد میں شرکت کے لئے بحث ہوتی، ہر کوئی کہتا کہ میں شرکت کروں گا تم گھر پر رہو، حتیٰ کہ معذور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی راہِ خدا میں شہادت کے لئے بے قرار رہتے۔[2] غربت و بے کسی کی وجہ سے راہِ خدا میں سفر نہ کرسکنے والے روتے تھے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اگر آدھی رات عبادت کرتا تو دوسرا پوری رات، ایک اگر تہائی قرآن کی تلاوت کرتا تو دوسرا آدھے قرآن کی۔[3]

کاش! ہم دُنیا کے نہیں آخرت کے طلب گار بن جائیں، دُنیا میں اگر عزّت مل بھی گئی، شہرت نصیب بھی ہوگئی مگر اس کے بدلے آخرت داؤ پر لگ گئی تو کیا فائدہ، یہاں سب فانی ہے، چند روزہ ہے، آہ! قیامت کا وہ ہولناک دِن...!! اگلے پچھلے سب حاضِر ہوں گے، قہر کا سامنا ہوگا، اس وقت اگر اعمال نامہ کھول دیا گیا، اس میں گُناہوں کی بھرمار نکلی تو اس وقت جو شرمندگی ہوگی، اس شرمندگی اور ندامت کا کیا کریں گے...!! آہ! اس وقت کہاں منہ چھپائیں گے...!! کاش! ہم دُنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی عزّت چاہنے والے بن جائیں۔

مفت کی تعریف

پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:188 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا

ترجمۂ کنزُالایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے

1 ...شرح الزرقانی، کتاب المغازی، ثم غزوۃ تبوک، جلد:4، صفحہ:69۔
2 ...مدارج النبوہ، صحابہ در جنگ احد، جز:2، صفحہ:124۔
3 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرۃ، تحت الآیۃ:148، جلد:1، صفحہ:237۔

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:188)	کیے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں اس کے لئے وعید ہے جو حُبِّ جاہ یعنی عزّت، تعریف اور شُہرت کے حُصُول کی تمنا میں مبتلا ہیں، جو چاہتا ہے کہ لوگ میرے شیدائی ہوں، ہر زبان میری تعریف میں تَر ہو، سب میرے کمالات کا اعتراف کریں، مجھے ہر جگہ عزّت سے نوازا جائے، میں عالِم نہیں ہوں، پھر بھی مجھے علّامہ صاحِب کہا جائے، مجھے ملک و قوم کا خدمت گزار، محسنِ قوم قرار دیا جائے، لوگ جھک کر مجھے سلام کریں، میرا تعارُف (*Introduction*) بہترین القاب کے ساتھ ہو، ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے دِل پر غور کرلے، کہیں وہ حُبِّ جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصِل کرے اور فوراً حُبِّ جاہ کی آفت سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔ یاد رکھئے! حُبِّ جاہ کا مریض اُخروی انعامات سے محرومی کا شکار ہوتا ہے، اس کے سبب دِل میں منافقت بڑھتی ہے، ایسا شخص دِل کی نورانیت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کے دِین میں خرابی آجاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسا شخص ذِلّت و رسوائی، قلبی سکون کی بربادی اور دولتِ اِخلاص سے محرومی کا سامنا بھی کر سکتا ہے۔[1]

آخرت میں عیبوں کی تشہیر ہوگی

حضرت جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:188، جلد:2، صفحہ:116-117 بتغیر قلیل۔

فرمایا: جو سنانا چاہے گا، اللہ اسے سُنا دے گا اور جو دکھانا چاہے گا، اللہ اسے دکھا دے گا۔[1] مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی عبادات لوگوں کے دکھلاوے، سنانے کے لئے کرے گا تو اللہ پاک دُنیا میں یا آخرت میں اس کے عَمَل لوگوں میں مشہور کر دے گا مگر عزّت کے ساتھ نہیں بلکہ ذِلَّت کے ساتھ کہ لوگ اس کے عَمَل سُن کر اس پر پھٹکار ہی کریں گے۔[2]

حُبّ جاہ دین کو برباد کر دیتی ہے

اے عاشقانِ رسول! حُبّ جاہ یعنی عزّت و شہرت کی خواہش بہت بُرا وَصف ہے، ہمیں حُبّ جاہ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، البتہ! اگر اللہ پاک کسی شخص کو خُود ہی شہرت عطا فرما دے، اس کے دِل میں شہرت کی محبّت نہ ہو تو اس میں یقیناً حرج نہیں، ہاں! ایسے شخص کو بھی چاہیئے کہ خُود پسندی کی آفت میں ہر گز مبتلا نہ ہو بلکہ خُود کو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈراتا رہے۔ حضرت بشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَیں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اپنی شہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تباہ و برباد اور وہ خود ذلیل و خوار نہ ہوا ہو۔[3]

اللہ پاک ہمیں حُبّ جاہ اور حُبّ مال اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعة، صفحہ: 1596، حدیث: 6499۔
2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 129۔
3 ... احیاء العلوم، جلد: 3، صفحہ: 339۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں دِین کا ڈنکا بجانے میں مَصرُوفِ عمل ہے، نیک نمازی بننے، ظاہری و باطنی گُناہوں سے خود کو بچانے، فِکرِ آخرت پانے اور اللہ و رسول کی محبّت سے دِل آباد کرنے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

الحمدللہ! شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو رات عشا کی نماز کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (Live) **مدنی مذاکرہ** فرماتے یعنی دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول کے پوچھے گئے سوالوں کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ بھی **مدنی مذاکرے** میں شرکت کیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے! آیئے! ترغیب کے لئے **مدنی مذاکرے** کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

بچے بھی نمازی بن گئے

تحصیل تَلہ گنگ (ضلع چکوال، صوبہ پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے: پہلے میں معاشرے (Society) کا بہت بگڑا ہوا انسان تھا۔ سگریٹ، چرس، شراب جو ملتا اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیتا، ایک بار مجھ پر کرم ہوا اور میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے، روزانہ رات کو مدنی چینل پر **مدنی مذاکرہ** دیکھنا بھی نصیب ہو گیا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی حکمت بھری باتوں نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ

زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا، الحمد للہ! میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور چہرے کو داڑھی شریف سے سجا لیا، پانچوں نمازیں مسجد میں با جماعت ادا کرنے لگا، مجھے نمازیں پڑھتا دیکھ کر میرا بیٹا جس کی عمر 12 سال اور میری بیٹی جس کی عمر 10 سال ہے اُنہوں نے بھی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ بیٹا تو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے میرے ساتھ مسجد جاتا ہے۔[1]

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ | اخلاق کا تہذیب کا طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی (**Latest Technology**) کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن: **hajj &umrah** (حج و عمرہ) بھی ہے۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ ❁ حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں ❁ اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں ❁ حرمین شریفین مُقَدَّس مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں ❁ اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز (**3D Videos**) کے ذریعے

---

1 ... فیضان مدنی مذاکرہ، صفحہ: 72۔

حج و عمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اس ایپلی کیشن کو اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے ، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

ٹیلی تھون (عطیات مہم) کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (**Boys & Girls**) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 6121 (6ہزار 121) مدرسۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 2،70،112 (2لاکھ 70ہزار 112) بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے ❁ نابینا بچوں کے لئے بھی الگ سے مدرسۃ المدینہ قائم ہیں۔ آغاز سے اب تک تقریباً 4،39،940 (4لاکھ 39ہزار 940) نے ناظرہ اور حفظِ قرآن مکمل کیا ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم وعالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً 1309 (1ہزار 309) جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں ، جن میں تقریباً 1،17،402 (1لاکھ 17ہزار 402) طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم وعالِمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس) مفت کروایا جا رہا ہے۔ اب تک تقریباً 16 ، 117 (16ہزار 117) عالِم وعالمہ کورس، فیضانِ شریعت کورس مکمل کر چکے ہیں۔ لاکھوں حافظ ، قاری، امام ، مبلغ، مُعَلِّم، عالِم و مفتی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ اِصلاحِ امّت اور کردار سازی کا کام جاری ہے ❁ درجن سے زیادہ دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمَّت کی

شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ❁ المدینۃ العلمیہ (**Islamic Research Canter**) میں مختلف موضوعات پر سینکڑوں دینی کتابیں چھاپی جاچکی ہیں ❁ فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز، گرلز) قائم ہیں جس کے ذریعے آن لائن عالِم کورس، قرآنِ پاک (حفظ و ناظرہ) پڑھایا جاتا ہے، 30 سے زائد آن لائن کورسز کے ذریعے 77 ممالک (Countries) میں لوگوں کو گھر بیٹھے علمِ دین کی روشنی پہنچائی جارہی ہے ❁ "مدنی چینل" کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جارہی ہے۔ ❁ شعبہ FGRF کے ذریعے فلاحی و سماجی خدمات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

13 نومبر 2022ء بروز اِتوار ٹیلی تھون (یعنی عطیات مہم کا سلسلہ) ہونے جارہا ہے، آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! خدمتِ دین کے تمام شعبہ جات کے جملہ اخراجات کے لئے دعوتِ اسلامی ٹرسٹ سے تعاون فرمائیں۔ ایک یُونٹ: 10 ہزار کا ہے۔ جو ایک یُونٹ دے سکتے ہیں، وہ ایک دیں، جو 12 دے سکتے ہیں، وہ 12 دیں، جس کی جتنی ہمّت، جس کو جتنی توفیق۔ بہر حال! ٹیلی تھون میں حِصَّہ ضرور شامِل کیجئے! راہِ خُدا میں خرچ کرنا اَہْلِ تقویٰ کے بنیادی اَوصاف میں سے ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)	ترجمہ کنزالعرفان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو!

یعنی راہِ خُدا میں خرچ کرنا بند کرکے یا کم کرکے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو![1]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:195، جلد:1، صفحہ:309۔

معلوم ہوا؛ راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ ہم اگر دِین کی مالِی خِدْمت چھوڑ دیں گے تو مسجدیں کیسے بن سکیں گی؟ لاکھوں حُفّاظ کیسے تیار ہو پائیں گے؟ ہزاروں عُلماء، 80 سے زائد دِینی شعبے کیسے کام کر پائیں گے؟ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی دِین کی خدمت کر رہی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بناؤ تحریک** بھی ہے، دعوتِ اسلامی **مسجد بھرو تحریک** بھی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی **ایمان بچاؤ تحریک** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی ہماری نسلوں کو بچا رہی ہے، گھر گھر میں نیکی کی دعوت پہنچا کر گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنا رہی ہے۔ ہم دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! اس کا فائدہ ہمیں، ہماری نسلوں کو ہی ہو گا۔ لِہٰذا ہِمّت کیجئے! دِل کھول کر راہِ خُدا میں خرچ کیجئے! دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے! اللہ پاک نے چاہا تو دِین و دُنیا کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خِدْمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ کھڑے ہو کر باندھئے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنئے ❁ جس نے اس کا الٹ کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (یعنی طبیبوں کو دوا کا علم نہیں) ❁ عمامہ باندھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے ایک بھی اچھی نیت نہیں ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا ❁ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے ❁ اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمامے کا شملہ عموماً پُشت (یعنی مبارک پیٹھ) کے پیچھے ہوتا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان 2 شملے ہوتے ❁ بائیں جانب شملہ لٹکانا خلافِ سنّت ہے ❁ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم 4 اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لے کر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ❁ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے ❁ مِراٰت شریف میں ہے: عِمامہ کھڑے ہو کر باندھنا سنّت ہے مسجد میں باندھے یا کہیں اور ❁ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ 6 گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نُما ہو۔[3]

---

1 ... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

2 ... مستدرک، کتاب اللباس، جلد:5، صفحہ:272، حدیث:7488۔

3 ... 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:54-56 ملتقطاً۔

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہار شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

پیٹ میں درد ہو رنگ بھی زَرد ہو　　آ کے لو صِحّتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا!　　آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

1... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

2 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

3 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

4 ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔